صفحات: ۶۸

ناشر: ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور

قیمت: دس روپے

اس کتابچہ میں برِ صغیر پاک و ہند میں اسلامی اور عربی مدارس و مکاتب کے نظامِ تعلیم اس کے طریقِ کار اور اس کے ابتدائی اور ارتقائی مراحل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے سنین و تواریخ کے حوالہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ درسِ نظامی کی موجودہ صورت مختلف ادوار میں پانچ مراحل طے کرنے کے بعد معرضِ وجود میں آئی۔

محمد بن قاسم کے سندھ فتح کرنے کے بعد سے (یعنی ۷۱۱ء سے) محمود غزنوی کے پنجاب فتح کرنے (۱۰۲۶ء) تک کوئی منضبط اور منظم نظامِ تعلیم نہ تھا۔ علماء اور اساتذہ نے اپنی صوابدید پر درس و تدریس جاری رکھا۔ محمود غزنوی کے زمانہ میں ۹ علوم پر مشتمل ایک نظامِ تعلیم مرتب ہوا جس میں مختلف ادوار میں ردّ و بدل ہوتا رہا۔ پھر مشہور علومِ عقلیہ کے ماہر عالم میر فتح اللہ شیرازی (م ۱۵۸۸ء) نے اس میں کافی تبدیلی کی اور اس میں علمِ کلام، ریاضی اور بلاغت وغیرہ کا اضافہ کیا۔ تا آنکہ ملّا نظام الدین (م ۱۷۴۸ء) نے اسے مربوط صورت میں منظم کیا اور انہی کے نام سے درسِ نظامی کہلایا۔ اگرچہ بعد میں بھی کچھ اضافے ہوتے اور اب بھی بدلتے ہوئے حالات اور زمانہ کے تقاضوں کے پیشِ نظر اس نظامِ تعلیم میں کافی ردّ و بدل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، جس کی اہلِ علم وقتاً فوقتاً نشان دہی کرتے رہتے ہیں۔ بہر حال یہ کتاب بیش بہا معلومات کا خزینہ ہے اور علمی اور تاریخی مباحث کا گنجینہ ہے۔

تمام دینی مدارس کے طلباء، اساتذہ اور مہتمین کے لیے اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے تاکہ اپنے مدارس کے نظامِ تعلیم کے سلسلہ میں اس سے استفادہ کر سکیں۔

(۳)

حیاتِ غالب:

غالب پر آج تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مختلف مصنفین اور اہلِ علم و ماہرینِ ادب نے اپنے اپنے انداز میں غالب کا تذکرہ لکھ کر خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔ غالب کا ادبی مقام بہت بلند ہے اور جدید اور قدیم ادب میں امتزاج اور ہم آہنگی پیدا کرنا غالب کا عظیم کارنامہ ہے۔ (بقیہ بر صـ ۱۶)